اخبار "فضل" کا پراسپکٹس

از

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلّی علٰی رسولہِ الکریم

اخبار "فضل"☆ کا پراسپکٹس

چھوٹے بڑے کس طرح ہوتے ہیں ہندوستان کیا ہر ملک میں جنگل کے جنگل درختوں کے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان درختوں کو کس نے لگایا۔ اور کون ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ کس نے ان کو پانی دیا پھر کس نے جانوروں اور حشرات الارض سے ان کی نگہبانی کی۔ وہ کونسی قوم تھی جو اپنا وقت اور مال صرف کر کے ان کے لگانے اور پھر ان کی حفاظت کرنے میں مصروف رہی اگر کوئی قوم ایسی نظر نہیں آتی تو پھر وہ کہاں سے آئے آسمان پر ایک ہستی ہے جس نے زمین کو آسمان کو سورج کو چاند کو ستاروں کو سیاروں کو آگ کو پانی کو مٹی کو ہوا کو انسان کو حیوان کو پیدا کیا ہے۔ اسی نے ان درختوں کو لگایا اور ایسے رنگ میں لگایا ہے کہ جسے دیکھ کر عبرت حاصل کرنے والے عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے بیج کو جسے دیکھ کر کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا کہ اس میں سے اس قدر عظیم الشان درخت کھڑا ہو جائے گا۔ ہوائیں اڑا کر لاتی ہیں۔ اور ایک خالی جگہ پر گر جاتا ہے۔ پھر ہلکی ہوائیں اس پر کچھ گرد و غبار ڈال دیتی ہیں۔ اور پھر آسمانوں اور زمینوں کا بادشاہ سورج کو حکم دیتا ہے کہ اپنی حرارت سے وہ سمندروں میں سے پانی کھینچے مون سون اسے اڑا لاتی ہیں اور رفتہ رفتہ وہ بادل کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اور اس وسیع میدان میں کہ جس میں وہ بیج آپڑا تھا آکر برستا ہے۔ اور پھر بغیر اس کے کہ کوئی انسان بیلوں اور کنوؤں کی مدد سے اسے پانی دے اسے پانی مل جاتا ہے اور وہ بیج اپنی طاقت کے مطابق پھولتا ہے۔ اور پھر اس میں سے ایک باریک سی شاخ نکلتی ہے جو زمین سے خوراک حاصل کرتی ہے۔ اور سورج سے حرارت لیکن چند سال نہیں گزرنے پاتے کہ وہ ایک درخت ہو جاتا ہے

☆ "الفضل" اخبار مراد ہے۔ پہلے نام "فضل" تجویز ہوا تھا۔

اور پھر اُسے پھل لگتے ہیں اور پھر اپنے وقت پر وہ پھل زمین پر گر جاتے ہیں۔ اور ان سے اس طریق پر درخت پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہوتے ہوتے لاکھوں لاکھ درخت پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ ان کا دائرہ سینکڑوں میلوں تک وسیع ہو جاتا ہے۔ کیا کوئی اس بیج کو دیکھ کر نتیجہ نکال سکتا تھا کہ یہ بیج اس طرح بڑھے گا۔ ہاں کیا کوئی اس چھوٹی سی شاخ کو جو بارش کے بعد زمین سے نمودار ہوئی تھی دیکھ کر فیصلہ کر سکتا تھا کہ یہ شاخ لاکھوں شاخوں کی جڑ ہوگی پھر کیا کوئی اس اکیلے درخت کو دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ اس درخت سے لاکھوں درخت پیدا ہوں گے۔ مگر اس دنیا کا ایک آقا ہے اس کے ایک ادنیٰ سے اشارے سے یہ سب ہؤا اور ہوتا ہے۔

روحانی سلسلوں کی مثال جنگل سے

جس طرح بغیر کسی کے بیج لگائے بغیر کسی کے پانی دیئے بغیر کسی کی ظاہری حفاظت اور کوشش کے جنگل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نامعلوم طور سے ایک روحانی بیج دنیا میں ڈالا جاتا ہے اور اسے دیکھ کر ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ اکیلا بیج جو کسی کی حفاظت میں نہیں جلد تباہ ہو جائے گا اور کسی کے پاؤں تلے آکر پِس جائے گا۔ اور کوئی کونپل اس سے پیدا بھی ہوئی تو وہ جلد روندی جائے گی۔ لیکن وہ نادان کیا جانتا ہے کہ اس کا نگران کسی کو نظر نہیں آتا مگر وہ سب کا نگراں ہے اور کوئی چیز اس کی نظروں سے پوشیدہ نہیں وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور الہام کے پانی سے سیراب کرتا ہے۔ وہاں بے شک اس بیج کے مالی نظر نہیں آتے۔ مگر اس کی حفاظت کے لئے ملائکہ تلواریں لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک خطرہ سے اسے محفوظ رکھتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ روحانی بیج جو خدا نے دنیا میں ڈالا ہے جلد تباہ ہو جائے گا لیکن ایک دن یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ وہ تمام دنیا میں پھیل گیا ہے اس کے کاٹنے کی کسی کو طاقت نہیں بلکہ جو چیز اس کی لپیٹ میں آتی ہے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہے کَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ تُؤْتِىٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (ابراہیم:۲۵-۲۶) كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (الفتح:۳۰)

ہماری جماعت کا بھی یہی حال ہے

چونکہ حضرت مسیح موعودؑ بھی انہی بیجوں میں سے ایک بیج تھے اس لئے ان کے ساتھ بھی وہی معاملہ ہؤا۔ آج سے تیس سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ یہ بیج اس قدر ترقی کرے گا اور نہ صرف اپنے اندر ترقی کرے

گا بلکہ لاکھوں کا باپ ہو گا اور ہزاروں لاکھوں نفوس اس سے اپنا تعلق پیدا کریں گے اور کوئی مخالف اس پر غالب نہ ہو سکے گا۔ لیکن جو خدا کا منشاء تھا پورا ہؤا اور زمین نے ایک تازہ نشان دیکھا۔ اور وہ احمدی جماعت جس کے ۳۱۳ آدمیوں کی فہرست نہ پوری ہو سکتی جب تک کہ بچے اور عورتیں اس میں داخل نہ کئے جائیں۔ اب اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ ایک ہزار آدمی قادیان میں ہی موجود ہے اور مجموعی طور سے چار لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔

جماعت کے ساتھ ضروریات بھی بڑھتی ہیں

یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جماعت کی ترقی کے ساتھ ضروریات بھی ترقی کرتی جاتی ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ حضرت صاحبؑ کی کتب کے شائع کرنے کے لئے ایک پریس کی ضرورت تھی۔ اور بہت مشکل کے ساتھ ایک پریس کھڑا کیا گیا تھا پھر حضرت صاحبؑ نے ضروریات سلسلہ کیلئے ایک رسالہ نکالنا چاہا لیکن وہ اس وجہ سے رکا رہا کہ اس کے لینے والے نظر نہ آتے تھے لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی پریس یہاں کام کر رہے ہیں اور دو ہفتہ وار ایک پندرہ روزہ اور چار ماہوار رسالے یہاں سے نکل رہے ہیں اور پھر بھی ضروریات اس قدر بڑھ رہی ہیں کہ کئی معاملات ابھی توجہ کے قابل باقی ہیں کہ جن کی طرف یہ رسالہ اور اخبار توجہ نہیں کر سکتے۔ یا تو وہ زمانہ تھا کہ ایک کرایہ کے مکان میں پندرہ سولہ لڑکے پڑھتے تھے ایک انٹرنس پاس ہیڈ ماسٹر تھا۔ اور اب جماعت اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ سینکڑوں طلباء سکول میں تعلیم پاتے ہیں اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے خرچ سے بورڈنگ اور مدرسہ تیار کرنا پڑا ہے۔ اور بورڈنگ ابھی پورا نہ ہو چکا تھا کہ تنگ معلوم دینے لگا ایک انٹرنس پاس کردہ ہیڈ ماسٹر کی جگہ مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی جیسا لائق آدمی اور مدرّسین میں کئی دیگر گریجوایٹ کام کر رہے ہیں غرض کہ جماعت کے ساتھ اس کی ضروریات بھی بڑھتی چلی گئیں اور بڑھ رہی ہیں اور ان کا پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔

ایک نئے اخبار کی ضرورت

ان بڑھنے والی ضروریات میں سے ایک نئے اخبار کی ضرورت ہے بے شک ایک وہ زمانہ تھا کہ جماعت قلیل تھی۔ اور پھر اکثر لوگ زمینداروں کے طبقہ میں سے تھے۔ لیکن اب علاوہ اس مخلص جماعت کی ترقی کے ہزاروں مخلص تعلیم یافتہ پیدا ہو گئے ہیں جن کے علوم کو وسعت دینے کے لئے اخبار کی اَشَدّ ضرورت ہے۔ پریس کی موجودہ آسانیوں نے ساری دنیا کی خبروں سے آگاہی کو ایک سہل الحصول امر بنا دیا ہے اس لئے علم دوست طبقہ اس فائدہ سے محروم رہنا پسند نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں اللہ

تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں کے افراد کو ہر معاملہ میں دوسروں سے بڑھ کر قدم مارنا چاہئے اور سب مفید علوم میں ان کا نمبر دوسروں پر فائق ہونا ضروری ہے۔

دوسری ضرورت ایک نئے اخبار کی یہ ہے کہ بہت سے احمدی ہیں کہ جو احمدی تو ہو گئے ہیں لیکن ان کو بھی معلوم نہیں کہ احمدی ہو کر ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور کس طرح ہمیں دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقاماتِ اسراف سے بچنا چاہئے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بھی ایک سخت کوشش کی ضرورت ہے۔

تیسری ضرورت یہ ہے کہ ترقی کرنے والی قوم کے لئے اپنے اسلاف کے نیک کاموں، بلند ارادوں، وسیع الحوصلگیوں، صبر و استقلال کے کارناموں سے واقف ہونا اور اپنے کام کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی مشقت اٹھانے کے لئے تیار ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے احمدی جماعت کو تاریخ اسلام سے واقفیت بھی ضروری ہے خصوصاً رسول کریمؐ (فداہ ابی و امی) اور صحابہؓ کی تاریخ سے۔

چوتھی اَشَدّ ضرورت اس وقت یہ ہے کہ ہندوستان نہیں بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں اس وقت سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد کا دریا جوش مار رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ہندوستان میں بھی ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے کہ جو گورنمنٹ انگلشیہ کے خلاف عجیب عجیب رنگ سے بدظنیاں پھیلا رہا ہے اور وفاداری کے پردہ میں اس حکومت کو کمزور کرنے کی فکر میں ہے۔ اور چونکہ ہمارا کوئی ایسا اخبار نہیں کہ جو سیاست کے اہم مسائل پر اس نقطۂ خیال سے روشنی ڈالے کہ جو حضرت صاحب نے قائم کیا ہے اس لئے خطرہ ہے کہ ہم میں سے بعض احباب اس رَو میں نہ بہہ جائیں اس لئے ضروری ہے کہ بڑے زور سے اس معاملہ پر حضرت صاحب کی تحریروں سے روشنی ڈالی جائے اور احمدیوں میں اس سیاست کو رائج کیا جائے جسے حضرت صاحب نے پیش کیا۔ اور ان اصولوں کو شہرت دی جائے جن پر حضرت صاحبؑ احمدی جماعت کو چلانا چاہتے تھے۔ اور احمدی جماعت کو اس موقعہ پر اس کے اہم فرائض بار بار یاد دلائے جائیں تاکہ وہ اپنے امام کے پیش کردہ معیار وفاداری پر قائم رہیں۔

پانچویں نہایت اَشَدّ ضرورت احمدی جماعت میں تعلیم کا پھیلانا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح ہندوستان میں اور قومیں تعلیم میں پیچھے رہی ہوئی ہیں۔ اسی طرح احمدی بھی تعلیم میں سست ہیں حالانکہ اللہ فرماتا ہے هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ

وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (الزمر:۱۰) اور رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ اَخَذَ ھَا حَیْثُ وَجَدَ ھَا۔ پس احمدی جماعت کا اہم فرض تھا کہ اس معاملہ میں دوسروں سے بڑھ کر قدم مارتی اور اس جماعت کا کوئی فرد نہ رہتا جو تعلیم یافتہ نہ ہو۔ اور نہ صرف خود تعلیم حاصل کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے۔

چھٹی ضرورت یہ ہے کہ احمدی جماعت اب ہندوستان کے ہر گوشہ میں پھیل گئی ہے لیکن آپس میں ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کرنا اور میل ملاپ کو ترقی دینا بہت ضروری ہے اور اس کے علاوہ یہ کوشش بھی ضروری ہے کہ وہ آپس کے جھگڑے آپس میں ہی فیصلہ کیا کریں۔

ساتویں ضرورت احمدی جماعت کو دنیا کی ترقی سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم نہ رہیں۔ اور دین دنیا میں ترقی حاصل کریں۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تجارت حرفت و صنعت اور ایجادات جدیدہ سے انہیں آگاہ کرنے کا کوئی ذریعہ نکالا جائے۔

آٹھویں ضرورت تبلیغ کے لئے کوشش کرنا اور جن ممالک میں تبلیغ نہیں ہوئی ان کی طرف توجہ دینا اور دشمنان اسلام کی تبلیغی کوششوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا۔

ان ضروریات کو پورا کرنے کا سامان ان ضروریات کو مد نظر رکھ کر ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ایک اخبار قادیان سے نکالا جائے۔ جو ان ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ دیگر ضروری امور میں احمدی جماعت کی خدمت بجالائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس خواہش کو پورا کرے اور اس اخبار کو مفید بنائے۔

قوم پر بوجھ نہیں پڑنا چاہیئے ایک سوال جو ہر نئے کام کے اجراء پر لوگوں کے دل میں پیدا ہوا کرتا ہے یہ ہے کہ کیا اس نئے اخبار کا بوجھ قوم پر نہیں پڑے گا۔ اور کیا آگے ہی بڑھتی ہوئی ضروریات کو مد نظر رکھ کر یہ ضروری نہیں کہ قوم پر مزید بوجھ نہ ڈالا جائے؟ لیکن اس کے جواب میں مجھے صرف اتنا کہنے کی ضرورت ہے کہ تمہارے کام خدا نے کرنے ہیں اور جب خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے تو اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے وہ سامان بھی ضرور مہیا کرے گا۔ جس مولیٰ نے بچے کی پیدائش سے پہلے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتارا ہے۔ اور انسان کی پیدائش سے پہلے سورج، چاند، ستارے، پانی اور ہوا پیدا کئے ہیں کیا وہ

ہماری ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے کوئی تدبیر نہ کرے گا؟ جرأت اور ہمت اور استقلال سے کام لیتے ہوئے اس کے حضور میں گر جاؤ تو وہ تمہاری ہر مشکل کو آسان کردے گا۔ اور ہر طرف سے آسمان کے دروازے تم پر کھل جائیں گے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ وہ ہر احمدی کی مدد کرتا ہے اور بہت سے ہیں کہ جو زمین سے اٹھا کر آسمان پر بٹھادیئے گئے ہیں اور سینکڑوں ہیں کہ جنہیں گڑھوں سے نکال کر بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر جگہ دی گئی ہے۔ پھر کیا وہ خدا تمہاری ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کچھ سامان نہ کرے گا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے بورڈنگ کی تجویز ہوئی اور پچاس ہزار کی ضرورت بتائی گئی تو ہزاروں تھے جو کہتے تھے کہ اس کمزور جماعت سے یہ کب ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا پھر صرف بورڈنگ ہی نہیں بلکہ سکول بھی تیار نہ ہو گیا۔ اور کیا تعمیر کے اخراجات کے ہوتے ہوئے تمہاری ہی جیبوں سے دوسرے بیسیوں کاموں کے لئے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے نہیں نکلے۔ یہ سب کچھ کیونکر ہؤا خدا کے حکم سے اور اس لئے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اور جب تم دین کی راہ میں خرچ کرتے ہو تو وہ تمہارے لئے آمدن کے اور کئی دروازے کھول دیتا ہے۔ پس جس نے یہ شک کیا کہ یہ جماعت اتنے بوجھ کیونکر اٹھائے گی اس نے اس بات کو جھٹلا دیا کہ یہ جماعت اللہ کے فضل سے آخَرِيْنَ مِنْهُمْ کی مصداق ہے اور اس نے اس کی ناقدری کی۔ ابھی ایک اخبار کیا بیسیوں کام تم نے کرنے ہیں اور تمہیں کرنے پڑیں گے اور وہ ضرور ہو کر رہیں گے کیونکہ خدا کے منشا پورے ہو کر رہتے ہیں۔ لیکن یہ سب ترقی اسی طرح غیر معلوم طور سے ہوگی جس طرح ایک بیج سے جنگل بن جاتا ہے اور عقل اس کو نہیں سمجھ سکتی۔

اس اخبار کے کیا اغراض ہوں گے

میں مختصراً اس اخبار کے اغراض بیان کر دینا بھی اس جگہ ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۔ مذہب اسلام کی خوبیوں کو مخالفین کے سامنے پیش کرنا۔ قرآن شریف کے کمالات سے آگاہ کرنا۔

۲۔ حضرت صاحبؑ کی تعلیم اور آپؑ کی جماعت کی خصوصیات کو لوگوں پر ظاہر کرنا۔

۳۔ جماعت کو مذہب اسلام سے واقف کرنا اور ہر قسم کی بدعات اور رسومات کی ظلمتوں سے نکالنے کی کوشش کرنا اور اخلاق کی درستی کی طرف توجہ دلانا۔

۴۔ تاریخ اسلام کے ان مفید حصوں کو شائع کرنا جن سے ہمت۔ استقلال۔ قربانی۔ جرأت۔ ایثار۔ ایمان۔ وفاداری وغیرہ خصالِ حسنہ میں ترقی کی تحریک ہو۔

۵۔ تعلیم کی ترغیب دینا اور اس کے لئے مفید تجاویز پیش کرنا

۶۔ تبلیغ اسلام کی ترغیب دینا اس کے لئے ذرائع کی تلاش کرنا اور مخالفین کی تبلیغی کوششوں سے آگاہ کرنا۔

۷۔ سیاست میں جماعت کو ان اصولوں پر چلنے کی تعلیم دینا کہ جن پر حضرت صاحبؑ قوم کو چلانا چاہتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح چلانا چاہتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دینا۔

۸۔ ضروری مفید اخبار کی واقفیت بہم پہنچانا جن سے عموماً خبروں کے لئے اور کسی اخبار کی احتیاج نہ رہے خصوصاً عالم اسلام کی خبروں سے آگاہ کرنا۔

۹۔ احمدی جماعت میں آپس میں میل ملاپ اور واقفیت کے بڑھانے اور مرکزی حیثیت میں ملانے کی کوشش کرنا۔

۱۰۔ صنعت و حرفت تجارت وغیرہ کے متعلق اور ایجادات جدیدہ کے متعلق بقدر امکان واقفیت بہم پہنچانا۔

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے

میں نے اس امر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح سے مشورہ لیا تو آپ نے جو کچھ اس پر تحریر فرمایا ہے وہ جماعت کی آگاہی کیلئے نقل کیا جاتا ہے

"ہفتہ وار پبلک اخبار کا ہونا بہت ہی ضروری ہے جس قدر اخبار میں دلچسپی بڑھے گی خریدار خود بخود پیدا ہوں گے ہاں تائید الٰہی حسن نیت اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے زمیندار' ہندوستان' پیسہ اخبار میں اور کیا اعجاز ہے؟ وہاں تو صرف دلچسپی ہے اور یہاں دعا' نصرت الٰہیہ کی امید بلکہ یقین۔ تَوَکُّلًا عَلَی اللّٰہ کام شروع کردیں"

نورالدین (دستخط)

اس تحریر کو پڑھ کر کوئی شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ ایک ایسے اخبار کی ضرورت ہے اس لئے بموجب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح تَوَکُّلًا عَلَی اللّٰہ اس اخبار کو شائع کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے ہمارا کام کوشش ہے برکت اور اتمام خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن چونکہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اس لئے اس کی مدد کا یقین ہے بے شک ہماری جماعت غریب ہے لیکن ہمارا خدا غریب نہیں ہے

اور اس نے ہمیں غریب دل نہیں دیئے پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس طرف پوری توجہ کرے گی اور اپنی بے نظیر ہمت اور استقلال سے کام لے کر جو وہ اب تک ہر ایک کام میں دکھاتی رہی ہے اس کام کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرے گی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تحریر کو صرف ارادوں اور خواہشوں تک ہی نہ رہنے دے اور سلسلہ کی ضروریات کے پورا کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائے۔ کام کرنے والے آدمی کم ہیں اس لئے بے شک شروع میں دقّت پیش آئے گی لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اَلَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:۷۰) خدا تعالیٰ ہمیں جہاد فی اللہ کی توفیق دے اور لوگوں کے دلوں میں الہام کرے کہ وہ اس کام میں مدد دیں۔

اخبار کے متعلق ضروری اطلاع

یہ اخبار انشاء اللہ گورنمنٹ کی شرائط کو پورا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو منظور ہؤا تو ماہ جون کی کسی تاریخ کو شائع ہو گا بارہ صفحہ کا اخبار ہو گا۔ اور سردست ابتدائی اخراجات کو مدنظر رکھ کر اس کی قیمت چار روپے رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو اس میں کمی کرنے کا موقعہ بھی اگلے سال مل سکتا ہے چونکہ اخبار کے شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان بہت ضروری ہے کہ کچھ خریدار مہیا ہو جائیں اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ جن دوستوں کی خدمت میں یہ اشتہار پہنچے وہ اس کی خریداری کے متعلق اطلاع دیں۔ اخبار کا پہلا پرچہ ایسے سب دوستوں کے نام وی پی کیا جائے گا اور امید ہے کہ احباب اپنے دوستوں میں بھی اس کی خریداری کی کوشش کریں گے۔ فی الحال اس کا ایڈیٹر میں ہی ہوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی مناسب آدمی بھیج دے۔ کل خط و کتابت متعلق اخبار و اطلاع خریداری قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (آل عمران : ۹۳) رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

المشتہر مرزا محمود احمد

حسنِ اتفاق

سب انتظام مکمل ہو چکا تھا کہ لاہور سے ایک دوست نے پیغام صلح کا پراسپکٹس ارسال کیا پیغام صلح کا ذکر تو پہلے سن چکا تھا لیکن پہلے تو ایک دوست نے بتایا کہ ابھی اس کی تجویز معرض التواء میں

رکھی گئی ہے جب تک کہ خواجہ صاحب کے رسالہ کا انتظام مکمل نہ ہو جائے بعد میں معلوم ہؤا کہ وہ جاری تو ہو گا لیکن یہ نہ معلوم ہؤا کہ کب۔ لیکن پراسپکٹس سے معلوم ہؤا کہ اس کا اعلان ہو چکا ہے گو کہ پہلے ایک سے زیادہ اخبار موجود ہیں لیکن ایک وقت میں دو اخبار کا نکالنا مناسب نہ جان کر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں معاملہ دوبارہ پیش کر دیا کہ وہ اخبار بھی شائع ہو رہا ہے اس لئے اگر مناسب ہو تو فی الحال اسے بند رکھا جائے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پر ذیل کی عبارت تحریر فرمائی

"مبارک ہے۔ کچھ پروانہ کریں وہ اور رنگ ہے یہ اور۔ کیا لاہور اخبار بہت نہیں"

نور الدین (دستخط)

اس لئے "فضل" (جو نام کہ اس اخبار کا حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھا ہے) کا پراسپکٹس بھی شائع کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ پیغام صلح اور فضل دونوں کو جماعت کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔

یہ اشتہار مختلف جماعتوں کے سیکرٹریوں کے نام بھیجا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ کسی ایسے موقعہ پر جب کہ جماعت کے سب احباب جمع ہوں اسے پڑھ کر سنا دیں تاکہ جماعت کے سب احباب اس سے آگاہ ہو جائیں۔ اور پھر دوسرے لوگوں میں اسے تقسیم کر دیں۔ اور چونکہ کم اشاعت کی صورت میں اخبار کو بہت نقصان پہنچتا ہے اس لئے جہاں تک ہو سکے اس کی خریداری کے بڑھانے میں کوشاں ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہندو اخباروں اور عیسائی اخباروں کو مسلمان خریدتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے اخبارات کو نہ خریدیں۔ لیکن میرے خیال میں اس امر کی طرف جماعت کے احباب کو پوری توجہ نہیں ہوئی اگر وہ اس طرف توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ چاہے تو اس میں بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے کوئی اخبار اسی وقت اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے کہ کم سے کم تین ہزار خریدار اسے مل جائیں اور ایک ہزار خریدار میں تو اس کی چھپائی کے اخراجات مشکل سے چل سکتے ہیں۔ اعلیٰ مضامین کا حاصل کرنا اور مفید معلومات کا پیش کرنا اور بھی مشکل ہے اور اگر ہزار سے بھی کم ہوں تو خسارہ ہی خسارہ ہے۔ پس جس دوست تک یہ اشتہار پہنچے اگر پورے زور سے اس کی خریداری کے بڑھانے میں کوشش کرے تو جماعت میں سے ہی تین ہزار خریدار کا مل جانا کچھ بڑی بات نہیں۔ کیا چار لاکھ کی جماعت میں سے چار ہزار خواندہ آدمی جو اخبار خرید سکے نہیں مل سکتا؟ ضرور مل سکتا ہے لیکن اول تو کوشش نہیں کی گئی دوم ان کوششوں کے ساتھ دعاؤں کی مدد نہیں لی گئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس اخبار میں دلچسپی لینے والے احباب دعائیں کرتے اور اللہ

تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کے لئے کوشش شروع کریں گے تو پھر دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ ان کی کس طرح مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام احباب پر اپنے فضل کی بارشیں نازل کرے آمین

(مرزا محمود احمد)

نوٹ۔ قیمت چار روپے (للعہ) پیشگی سالانہ ہوگی جو ہمیشہ پیشگی وصول کی جائے گی۔

(''بدر'' قادیان جون ۱۹۱۳ء)